بائے بیک کا شرعی حکم

ریفرینس نمبر:IEC-0570 تاریخ:08-01-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض اوقات کوئی چیز فروخت کرنے کے بعد وہی چیز واپس خریدنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے اس کی جائز و ناجائز صورتیں کون سی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کوئی چیز بیچنے کے بعد خریدار سے وہی چیز واپس خریدنے کی ابتدائی طور پر دو صورتیں ہیں:

(1) پہلے سودے کی مکمل قیمت وصول ہونے سے پہلے خریدنا۔

(2) پہلے سودے کی مکمل قیمت وصول ہو جانے کے بعد خریدنا۔

پھر ان دونوں صورتوں کی مزید تین تین صورتیں ہیں۔ اگرچہ ان کے تحت ضمناً مزید صورتیں بھی ممکن ہیں لیکن بنیادی طور پر یہ چھ صورتیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلے سودے کی مکمل قیمت وصول ہونے سے پہلے دوسرا سودا کرنا:

(1) پہلا سودا جس قیمت پر ہوا، سودے کی مکمل قیمت وصول ہونے سے پہلے اس سے کم قیمت میں خریدنا، ناجائز ہے، اگرچہ اس وقت مارکیٹ ریٹ کم ہو گیا ہو۔ ہاں اگر ثمن کی جنس بدل جائے یا مبیع میں عیب کی وجہ سے قیمت میں کمی ہو جائے تو کم قیمت میں خریدنا بھی جائز ہے۔

(2) پہلا سودا جس قیمت پر ہوا، سودے کی مکمل قیمت وصول ہونے سے پہلے اتنی ہی قیمت میں خریدنا، جائز ہے۔ ہاں اگر پہلے نقد میں بیچا اور پھر اتنی ہی قیمت میں ادھار پر خرید لیا تو ناجائز ہے۔ اسی طرح اگر پہلے کم مدت کے ادھار پر بیچا اور پھر اتنی ہی قیمت میں زیادہ مدت کے ادھار پر خرید لیا تو بھی ناجائز ہے۔

(3) پہلا سودا جس قیمت پر ہوا، سودے کی مکمل قیمت وصول ہونے سے پہلے اس سے زائد قیمت میں خریدنا، جائز ہے۔

پہلے سودے کی مکمل قیمت وصول ہونے کے بعد دوسرا سودا کرنا:

(4) پہلا سودا جس قیمت پر ہوا، اس سے کم قیمت میں خریدنا، جائز ہے۔

(5) پہلا سودا جس قیمت پر ہوا، اتنی ہی قیمت میں خریدنا، جائز ہے۔

(6) پہلا سودا جس قیمت پر ہوا، اس سے زائد قیمت میں خریدنا، جائز ہے۔

مذکورہ احکام سے متعلق جزئیات:

ہدایہ میں ہے: ”و من اشتری جاریة بالف درھم حالّة او نسیئة فقبضھا ثم باعھا من البائع بخمس مائة قبل ان ینقد الثمن لا یجوز البیع الثانی“ ترجمہ: کسی نے ایک ہزار دراہم کی باندی نقد یا اُدھار میں خریدی اور اس پر قبضہ بھی کر لیا، پھر اس کو ثمن ادا کرنے سے پہلے ہی بائع کو پانچ سو دراہم میں بیچ دیا تو یہ دوسری بیع جائز نہیں۔

(ھدایہ آخرین، صفحہ 59، مطبوعہ لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”جس چیز کو بیع کر دیا ہے اور ابھی ثمن وصول نہیں ہوا ہے اس کو مشتری سے کم دام میں خریدنا، جائز نہیں اگرچہ اس وقت اس کا نرخ کم ہو گیا ہو۔“

(بہارِ شریعت، جلد 2، صفحہ 708، مکتبۃ المدینہ)

عالمگیری میں ہے: ”ولو اشتری بجنس آخر او بعد ما تعیب یجوز“ ترجمہ: اگر کسی اور جنس کے بدلے میں خریدا یا مبیع میں عیب پیدا ہو گیا تو جائز ہے۔

(عالمگیری، جلد 3، صفحہ 132، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: ”اگر ثمن دوسری جنس کا ہو یا مبیع میں نقصان ہوا ہو تو مطلقاً بیع جائز ہے۔“

(بہارِ شریعت، جلد 2، صفحہ 708، مکتبۃ المدینہ)

فتح القدیر میں ہے: "بمثل الثمن أو أکثر جاز" ترجمہ: پہلے والی قیمت پر یا اس سے زیادہ میں بیچنا جائز ہے۔
(فتح القدیر، جلد 6، صفحہ 397، مطبوعہ بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: "مشتری سے اسی دام میں یا زائد میں خریدی یا ثمن پر قبضہ کرنے کے بعد خریدی یہ سب صورتیں جائز ہیں۔"

(بہارِ شریعت، جلد 2، صفحہ 708، مکتبۃ المدینہ)

پہلے نقد اور پھر ادھار سودے والی صورت بیان کرتے ہوئے محیط برہانی میں ہے: "ولا یجوز أن یبیع سلعة بثمن حال، ثم یشتریها بذلک الثمن إلی أجل لأن هذا في معني شراء ما باع بأقل مما باع لأن الأجل یمکن نقصانا في المالیة لأن المؤجل أنقص من الحال" ترجمہ: نقد میں سامان بیچ کر اسی قیمت میں ادھار پر خرید لینا جائز نہیں، یہ بھی بیچی ہوئی چیز کو کم قیمت میں خریدنے کے معنی میں ہے کیونکہ ادھار خریداری نقد خریداری سے کم نفع مند ہونے کی وجہ سے ادھار خریداری مالیت میں کمی کا باعث بنتی ہے۔

(محیط برھانی، جلد 6، صفحہ 388، بیروت)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "لا یجوزان یبیع سلعة بثمن حال ثم یشتریها بذلک الثمن الی اجل ولو باعه بالف درهم نسیئة الی سنة ثم اشتراه بالف درهم الی سنتین لا یجوز وإن زاد علی الثمن درهما أو أکثر جاز وتجعل الزیادة في الثمن الثاني بمقابلة النقصان المتمکن بزیادة الأجل فینعدم النقصان" یعنی: کوئی چیز نقد میں بیچ کر پھر اسے ادھار میں خرید لیا تو یہ جائز نہیں۔ اگر ایک ہزار درہم میں ایک سال کے اُدھار پر بیچی پھر وہی چیز ایک ہزار درہم میں ہی دو سال کے اُدھار پر خرید لی تو بھی جائز نہیں۔ ہاں اگر دوسرے سودے میں ایک درہم یا اس سے زائد کا اضافہ کر دیا تو پھر جائز ہے کیونکہ دوسرے سودے میں کیا جانے والا اضافہ مدت بڑھانے کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے مقابلے میں آ جائے گا اور یوں کم قیمت میں خریدنے کا حکم ختم ہو جائے گا۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلد 3، صفحہ 133، مطبوعہ پشاور)

بہارِ شریعت میں ہے: ''اگر اتنے ہی میں خریدی مگر پہلے ادائے ثمن کی کوئی میعاد مقرر نہ تھی اور اب میعاد مقرر ہوئی یا پہلے ایک ماہ کی تھی اب دو ماہ کی میعاد مقرر کی یہ بھی ناجائز ہے۔''

(بہارِ شریعت، جلد 2، صفحہ 708، مکتبۃ المدینہ)

عالمگیری میں ہے: ''لو قبض الثمن ثم اشتراہ باقل جاز'' ترجمہ: اگر بائع نے ثمن پر قبضہ کر لیا پھر کم قیمت پر خریدا تو جائز ہے۔

(عالمگیری، جلد 3، صفحہ 132، مطبوعہ کوئٹہ)

درمختار کی عبارت قبل نقد کل الثمن الاول کے تحت ردالمحتار میں فرمایا: ''قیدبہ لان بعدہ لافساد'' ترجمہ: مصنف نے پہلے والے ثمن کی ادائیگی سے قبل کی قید اس لیے لگائی ہے کیونکہ مکمل ثمن کی ادائیگی کے بعد خریدنے میں کوئی فساد نہیں۔

(ردالمحتار، جلد 7، صفحہ 268، مطبوعہ کوئٹہ)

واضح رہے کہ پہلے سودے کی مکمل قیمت وصول ہونے سے پہلے دوسرا سودا کرنے کی جو ناجائز صورتیں اوپر بیان کی گئی ہیں، یہ اس وقت تک برقرار رہیں گی جب تک پہلے سودے کی مکمل قیمت ادا نہ کر دی جائے۔ اگر ایک روپیہ بھی باقی ہو تو عدمِ جواز برقرار رہے گا۔

جیسا کہ علامہ شامی قدس سرہ السامی لکھتے ہیں: ''ولا یجوز قبل النقد وان بقی درھم'' ترجمہ: (مکمل قیمت کی) ادائیگی سے قبل دوسرا سودا جائز نہیں چاہے ایک درہم ہی ادا کرنا باقی ہو۔

(ردالمحتار، جلد 7، صفحہ 268، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

سیدمسعود علی عطاری مدنی

25 جمادی الاخری 1445ھ/08 جنوری 2024ء

الجواب صحیح

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔

دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ

Email:appointment@iecdawateislami.com